127476- عورت پر نماز باجماعت فرض نہیں ہے، نیز عورت کی گھر میں تنہا نماز افضل ہے۔

سوال

عورت کیلیے نماز باجماعت کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ تنہا نماز میں اس کیلیے خشوع کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں، اور اگر گھر میں والد اور بھائیوں کے ساتھ دوبارہ فرض نماز باجماعت کا موقع ملے تو کیا اس کی یہ نماز نفل شمار ہوگی؟

پسندیدہ جواب

عورت پر نماز باجماعت فرض نہیں ہے، عورت کی گھر میں تنہا نماز مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔

چنانچہ سنن ابو داود (567) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اپنی خواتین کو مساجد میں آنے سے مت روکو؛ اگرچہ ان کے گھر ان کیلیے بہتر ہیں) اس روایت کو البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (515) میں صحیح قرار دیا ہے۔

دائمی فتوی کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں:
"خواتین پر پانچوں نمازوں میں سے کوئی بھی نماز مسجد میں باجماعت ادا کرنا واجب نہیں ہے، چاہے نماز فرض ہو یا نفل ان کی گھروں میں نماز مساجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے، تاہم اگر خاتون مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا چاہے تو اسے روکنا نہیں چاہیے بشرطیکہ نماز کی ادائیگی کیلیے جاتے ہوئے اسلامی آداب کا بھرپور خیال رکھے، مثلاً: مکمل شرعی پردے کے ساتھ، خوشبو استعمال کئے بغیر مسجد جائے اور مردوں کے پیچھے نماز ادا کرے" انتہی
"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" (8/213)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"خواتین کی نماز گھروں میں ہی افضل ہے چاہے وہ گھروں میں تنہا نماز ادا کریں یا باجماعت" انتہی
"مجموع فتاوی ابن باز" (78/12)

اگر گھر میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو تو عورت کیلیے افضل یہی ہے کہ ان کے ساتھ نماز ادا کرے اکیلے نماز مت پڑھے، چاہے یہ جماعت خواتین کے ساتھ ہو یا محرم مردوں کے ساتھ۔

چنانچہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی "مصنف" (4989) میں ام الحسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ خواتین کی امامت کرواتی تھیں، اور وہ اس دوران انہی کی صف میں کھڑی ہوتیں۔
اس اثر کو البانی رحمہ اللہ نے "تمام المنۃ" صفحہ: 154 میں صحیح کہا ہے۔

اسی طرح سنن الکبری از بیہقی: (5138) میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرض نمازوں کیلیے خواتین کی جماعت کروائی، تو وہ جماعت کرواتے ہوئے صف کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔
اس اثر کو نووی رحمہ اللہ نے "الخلاصہ" میں صحیح کہا ہے جیسے کہ "نصب الرایہ" از: زیلعی (2/39) میں موجود ہے۔

دائمی فتوی کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں :

"اگر خواتین گھر میں باجماعت نماز کا اہتمام کریں تو یہ افضل ہے، اس کیلیے خاتون امام پہلی صف کے وسط میں کھڑی ہوگی، ان کی امامت وہی کروائے گی جس کے پاس سب سے زیادہ قرآن کا علم ہو اور دین کے احکامات اس کے پاس سب سے زیادہ ہوں" انتہی

"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" (8/213)

اور اگر کسی خاتون کو تنہا نماز ادا کرنے پر زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں بھی اگر گھر میں نماز با جماعت کا موقع ملے تو وہ باجماعت نماز ہی ادا کرے تا کہ اسے جماعت کا ثواب مل سکے کیونکہ جماعت کا ثواب بہت زیادہ ہے، ہو سکتا ہے اگر خاتون جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرے تو یہ اس کے بارے میں بدگمانی کا باعث ہو کہ یہ امامت کروانے والی خاتون یا نماز باجماعت کو پسند نہیں کرتی!

یہ خدشہ کہ خاتون کو تنہا نماز پڑھنے کی وجہ سے زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے یہ محض وہم ہو سکتا ہے، ہو سکتا ہے شیطان اس کے ذہن میں یہ بات ڈال کر باجماعت نماز کی فضیلت سے محروم کرنا چاہتا ہے۔

اس لیے ایسی خاتون کو چاہیے کہ وہ گھر میں جماعت کی سہولت ملنے پر باجماعت ہی ادا کرے اور نماز میں خشوع حاصل کرنے کیلیے بھر پور کوشش کرے۔

واللہ اعلم.